آئمہ سلف

امام البانی رحمۃ اللہ علیہ اور مرجئہ کے

عقائد

تقابلی جائزہ

ترجمہ
مولانا ابو محمد سلفی حفظہ اللہ

ائمہ سلف، امام البانی رحمہ اللہ اور مرجیئہ کے عقائد کا تقابلی جائزہ

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی :

دین اسلام اللہ تعالی کا پسندیدہ دین ہے اس کے بعد کوئی دوسرا دین نہیں آئے گا اس لئے اللہ تعالی نے اس کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے، ساری دنیا مل کر بھی اسے نہ تو بدل سکتی ہے نہ اس روشنی کو بجھا سکتی ہے۔

اس کی حفاظت کے لئے اللہ تعالی نے ایسے انسان پیدا کئے جنہوں نے اس کے دین کو کتابوں اور سینوں میں محفوظ کیا اپنی زندگیاں اس کے لئے وقف کر دیں۔ محدثین کا ایک لمبا سلسلہ اور فہرست ہے ان محدثین اور علماء میں سے بیسوی صدی عیسوی کا ایک نام، علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کا بھی ہے، انہیں محدث العصر کا لقب دیا گیا یہ ایک نابغہ روزگار انسان تھے ماضی قریب میں ان کی مثیل اور نظیر نہیں ملتی۔ خدمت حدیث کا جو کام اللہ تعالی نے ان سے لیا وہ ان کے زمانے کے دوسرے علماء میں سے شاہد ہی کسی اور کو نصیب ہوا ہو۔

خوارج کا جدید ایڈیشن : عصر حاضر کے اہل تکفیر جو سید قطب کو اپنا امام مانتے ہیں ان کے نظریات و افکار میں خروج کی بو صاف طور پر محسوس کی جا سکتی ہے یہ حضرات مسلمانوں میں سب سے زیادہ سلف اور سلفیت کے مخالف اور دشمن ہیں ان کے برے برے نام رکھتے ہیں، بلکہ ان کو علماء ماننے سے ہی انکار کرتے ہیں اس کا ایک نمونہ یہاں پیش کرتے ہیں اسے غور سے پڑھیں : ”علامۃ الزمان جناب شیخ إیمن الظوہری مصری نے یہ کہا ہے کہ بن باز اور بن عثیمین سے اعراض کرو تا کہ تمہارا فکر صحیح رہے اور اصل اطاعت ان مجاہدین کی کرو جو قربانی دینے والے ہیں نہ کہ ان علماء کی جو درباری مولوی ہیں اور دین کے معاملے میں مداہنت کرنے والے ہیں۔“ [1]

[1]۔ حوار مع اہل التکفیر قبل التفجیر ص: 2

ایک جاہل نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ حقیقی عالم دین یا تو وہ ہے جو جیل میں ہے یا پھر میدان جنگ میں ، اس کے علاوہ ہم کسی کو عالم دین ہی نہیں مانتے ۔ عالم کی اس بدعی تعریف کے مطابق جیلوں میں بند چوروں، ڈاکوؤں اور لٹیروں کے لیے حقیقی عالم دین بننے کا سنہری موقع ہے بشرطیکہ وہ توحید حاکیت پر چند کتابیں پڑھ کر حکمرانوں کے کفر کے فتوے جاری کرنا شروع کر دیں۔ اللہ ان لوگوں کو ہدایت دے۔ آمین !

علامہ البانی رحمہ اللہ اور ان کے ہم عصر علماء ابن باز ، ابن عثیمین رحمہما اللہ ، خاص طور پر ان کا ہدف اور نشانہ ہیں وہ انہیں مرجئہ اور معتزلہ کا لقب دیتے ہیں ان کے ایک شاگرد نے یہ ٹیبل لکھ کر واضح کیا ہے کہ شیخ رحمہ اللہ اور مرجئہ کے عقائد میں کوئی موافقت و مناسبت نہیں شیخ رحمہ اللہ اور سلف صالحین کے عقائد بالکل ایک جیسے ہیں یہ موازنہ آپ کے سامنے پیش کیا جارہا ہے جو تعصب کی عینک اتار کر غیر جانبدارانہ غور و مطالعہ کرے گا تو حق اس پر واضح ہو جائے گا ان شاء اللہ

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے

ابو عمیر

ائمہ سلف امام البانی رحمہ اللہ اور مرجیئہ کے عقائد کا تقابلی جائزہ

اقوال الشیخ البانی رحمہ اللہ	سلف صالحین کا عقیدہ	ارجاء مرجئہ کی گمراہی
1۔ ایمان قول و عمل اور اعتقاد کا نام اور اعمال صالحہ حقیقت ایمان سے ہیں۔ (الذب الاحمد، ص:32-33)	ایمان قول و عمل اور اعتقاد کا نام اور اعمال صالحہ حقیقت ایمان سے ہیں۔ (مجموع الفتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ: ج:7، ص:171)	ایمان صرف قول و اعتقاد کا نام ہے اور بعض مرجئہ کے نزدیک ایمان معرفت کا نام ہے جبکہ غالی مرجئہ کے ہاں صرف قول و اقرار کا نام ایمان ہے۔ اور تمام مرجئہ اس بات پر متفق ہیں کہ اعمال صالحہ ایمان میں داخل نہیں۔ (مجموع الفتاویٰ، ج:7، ص:194، ج:13، ص:38)
2۔ اعمال ایمان کا حقیقی رکن ہیں۔ (مقدمہ شرح عقیدہ الطحاویہ، ص:58)	اعمال رکن ایمان ہیں۔ (مجموع الفتاویٰ، ج:7، ص: 364-472-506-581-	اعمال صالحہ ایمان کا نتیجہ ہیں جز نہیں چہ جائیکہ وہ اعمال ایمان کا رکن ہوں۔

ائمہ سلف امام البانی رحمہ اللہ اور مرجیئہ کے عقائد کا تقابلی جائزہ

	(672-616	(مجموع الفتاویٰ، ج:7، ص:204)
3۔ ایمان کم اور زیادہ ہوتا ہے۔ (السلسلۃ الصحیحہ، ج: 4، ص:369)[2]	ایمان کم اور زیادہ ہوتا ہے۔ (مجموع الفتاویٰ، ج:3، ص:151)	ایمان بسیط چیز ہے مرکب نہیں ذو اجزاء نہیں لہٰذا جب کچھ ایمان ختم ہو گا تو کل (سارے کا سارا) ایمان ختم ہو جائے گا۔ (مجموع الفتاویٰ، ج:12، ص:474-475)
4۔ ظاہر و باطن میں موافقت ضروری ہے (یعنی اعمال قلوب اور اعمال جوارح (اعضاء) یکساں ہوں) (مقدمہ ریاض الصالحین، صفحہ ،ل،ن)	ظاہر و باطن میں موافقت ضروری ہے (یعنی اعمال قلوب اور اعمال جوارح (اعضاء) یکساں ہوں) (مجموع الفتاویٰ، ج:7، ص:186-187-585-616-642)	ظاہر و باطن میں موافقت ضروری نہیں بسا اوقات کسی شخص سے حقیقی طور پر کفر اکبر صادر ہو جاتا ہے حالانکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہوتا ہے۔ (مجموع الفتاویٰ، ج:7، ص:583)
5۔ ایمان و استثناء (یعنی انشا اللہ کہنا) جائز ہے۔(یعنی یہ کہنا(انا مؤمن ان شا اللہ) (السلسلۃ الضعیفہ، ج: 6، ص:152)	ایمان و استثناء (یعنی انشا اللہ کہنا) جائز ہے۔(یعنی یہ کہنا(انا مؤمن ان شا اللہ) (مجموع الفتاویٰ، ج:13، ص: 40-47)	ایمان و استثناء (یعنی انشا اللہ کہنا) جائز نہیں۔ (مجموع الفتاویٰ، ج:7، ص:429)
6۔ فاسق آدمی مسلمان ہے۔ لیکن ایسے کمزور ایمان والا جس سے کفر کا اندیشہ ہے۔	فاسق آدمی مسلمان ہے۔ لیکن ایسے کمزور ایمان والا جس سے کفر کا اندیشہ ہے۔	بدترین فاسق آدمی اور سب سے زیادہ پرہیز گار و مطیع و فرماں بردار آدمی کا ایمان ایک جیسا ہے۔[3]

[2]۔اسلام کے پانچ ارکان ہیں توحید و رسالت کی گواہی کے سوا کوئی رکن ایسا نہیں جس کے (تارک) چھوڑنے والے یا اس میں کوتاہی کرنے والے کو اجماعی طور پر کافر (یعنی دائرہ اسلام سے خارج) قرار دیا گیا ہے۔

ائمہ سلف امام البانی رحمہ اللہ اور مرجیئہ کے عقائد کا تقابلی جائزہ		
(سلسلہ الضعیفہ، ج:1، ص:212)	(مجموع الفتاویٰ، ج:3، ص:151-153، ج:23، ص:345-349)	(مجموع الفتاویٰ، ج:7، ص:679)
7۔ کفر کبھی دل سے کبھی زبان سے اور کبھی اعضاء سے ہوتا ہے، کبھی تکذیب کی وجہ سے ، کبھی انکار کی وجہ سے ، کبھی عناد کی وجہ سے ، کبھی نفاق کی وجہ سے ، کبھی اعراض کی وجہ سے اور کبھی شک کی وجہ سے۔[4] (التحریر لمسائل التکفیر)(سلسلہ الصحیحہ ،ج:7، ص:134)	الکفر یکون باللسان و القلب ولجوارح بانواعه المعروفته جمعیا) کفر اپنی تمام مشہور اقسام کے ساتھ کبھی زبان سے ، کبھی دل سے اور کبھی اعضاء سے ہوتا ہے۔ (مجمع اللجنہ الدائمہ ،ج:2، ص:3)(مجموع الفتاویٰ ، ج:20، ص:98)(مدارج السالکین، ج:1، ص:335-338 لابن القیم)	کفر کا تعلق صرف دل سے ہے کیونکہ ایمان بھی صرف دل سے تعلق رکھتا ہے (یعنی زبان اور اعضاء جیسے بھی کفریہ وشرکیہ اعمال کے مرتکب ہوں بندہ کافر نہیں ہوتا۔ (مجموع الفتاویٰ، ج:7، ص:547)
8۔ کفر کی دو اقسام ہیں، کفر اصغر اور کفر اکبر، اسی طرح فسق اور ظلم کی بھی دو اقسام ہیں۔ اس بارے میں سید نا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما کا قول تکفیری جماعت کی کمر توڑ دیتا ہے۔ (السلسلہ الصحیحہ ، ج: 7، ص:134،	کفر کی دو اقسام ہیں، کفر اصغر اور کفر اکبر، اسی طرح فسق اور ظلم کی بھی دو اقسام ہیں۔ اس بارے میں سید نا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما کا قول تکفیری جماعت کی کمر توڑ دیتا ہے۔ (تعظیم قدر الصلوۃ للمروزی ، ج:2، ص:517) (کتاب الصلاۃ	کفر کا تعلق صرف دل سے ہے۔ دیکھئے نمبر 7

---

[3]۔ جیسا کہ بعض مرجئہ کا قول ہے ”ایمان ابی بکر و ایمان ابلیس شئی واحد“ ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ اور ابلیس لعین کا ایمان برابر ہے۔ (کتاب السنہ، عبداللہ بن احمد بن حنبل)

[4]۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے بے شمار شرکیہ اعمال پر اعتقادی تکفیر کے احکام لاگو کئے ہیں، جیسے قبروں کا طواف کرنا، غیر اللہ کے لئے ذبح کرنا وغیرھما

ج:6،ص112)	لابن القیم ، ص:53-54) (فتح الباری لابن رجب ، ج:1،ص:126) (مجلّہ الدعوہ (عدد 557) مقال الشیخ ابن باز رحمہ اللہ)	
9۔ نماز اسلام کے عظیم ترین اعمال سے ہے جو شخص اس کی فرضیت کا قائل ہو لیکن عملی طور پر تارک ہو تو راجح موقف کے مطابق وہ کافر نہیں اگرچہ اس کے کفر میں واقع ہونے کا اندیشہ ہے لیکن اگر وہ اس نماز کے خلاف تلوار اٹھائے گا تو وہ کافر و مرتد ہوگا۔ (السلسلہ الضعیفہ ،ج:1، ص:132) (السلسلۃ الصحیحہ ،ج:7،ص:137)	نماز اسلام کا عظیم ترین عمل ہے لیکن جو شخص اس کی فرضیت کے اقرار کے باوجود اس کا تارک ہے تو اس کی تکفیر (کافر قرار دینے) میں علماء اہلسنت و محدثین میں اختلاف ہے۔ جب وہ اس کے خلاف تلوار اٹھائے گا تو ایسی صورت میں بالاتفاق کافر ہوگا۔ (مجموع الفتاویٰ ،ج:7،ص:369،302،259۔ ج:2، ص:98،97۔ج:22،ص:48)	نماز بھی دیگر اعمال کی طرح ایمان کا ثمرہ و نتیجہ ہے اور یہ ایمانی لوازم و اعمال میں شامل نہیں ، نہ ہی اس کا تارک ایمان کی حد کمال سے خارج ہوتا ہے۔ (التمہید لابن عبدالبر ، ج:4،ص:242،243) (مجموع الفتاویٰ، ج:7،ص:156،204)
10۔ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کو گالی دینا یا اس جیسی کوئی اور گستاخی کرنا کفر اکبر اور نقلی طور پر ایمان کے منافی ہے۔ شرط اس جرم کا مرتکب شخص	اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کو گالی یا اس جیسی کوئی اور گستاخی کرنا کفر اکبر اور نقلی طور پر ایمان کے منافی ہے شرط اس جرم کا مرتکب شخص معتبر پائے جانے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج	اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کو گالی دینا کفر نہیں علامت کفر ہے بلکہ بسا اوقات تو ایسا کفر اور حقیقی ایمان دونوں اکٹھے بھی ہو سکتے ہیں۔

معتبر پائے جانے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔[5] (السلسلۃ الصحیحہ، ج:7، ص:134)	ہو جائے گا۔ (الصلاۃ وحکم تارکھا لابن القیم، ص:53،54)	(مجموع الفتاویٰ، ج:7، ص:557،583)
11۔ صدق دل سے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھنے والا اللہ کی مشیت سے بالاخر جہنم سے نجات پائے گا خواہ وہ بظاہر (عملی طور پر) اعمال کا تارک ہی ہے ایسا شخص ناقص الایمان ہو گا اور ممکن ہے اس میں ذرہ برابر اس سے (ایمان) کوئی چیز باقی نہ ہو۔ (حکم التارک الصلاۃ لابن القیم، السلسلۃ الصحیحہ، ج:7، ص؛616، شرح العقیدۃ الطحاویہ، ص:333، (اس کتاب میں تو اس بارے ایک اہم اجماع بھی منقول ہے، دیکھئے ص:12)	ایسا آدمی جو خلوص دل سے لا الہ الا اللہ پڑھتا ہو لیکن ظاہری اعمال کا تارک ہو تو ایسے شخص کی تکفیر میں علماء اہلسنت میں اختلاف ہے اور ان مسائل میں سب سے اہم مسئلہ نماز کو چھوڑنا ہے۔ (الدرر السنیۃ فی الاجوبۃ النجدیہ، ج:1، ص:479) (من کلام الشیخ عبداللطیف بن عبدالرحمٰن بن حسن بن محمد بن عبدالوہاب رحمہم اللہ) اسی طرح ان اہل علم کا یہ قول بھی ہے کہ ہم دو اجتماعی چیزیں " توحید و رسالت کی گواہی " کے سوا کسی چیز کے ترک پر کافر قرار نہیں دیں گے۔ (الدرر السنیہ، ج:1، ص:102) پر یہ شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہم اللہ کا فرمان مندرج ہے۔	ظاہری اعمال کا تارک کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھنے والا شخص کامل الایمان آدمی ہے۔ (مجموع الفتاویٰ، ج: 18، ص:271) پھر ان میں اختلاف ہے کہ ایسا شخص جہنم میں جائے گا یا نہیں؟ غالی مرجئہ کے نزدیک ایمان کے ثبوت اور قول کے معتبر ہونے کے لئے قلبی ایمان شرط نہیں۔ (مجموع الفتاویٰ، ج:7، ص:297،486)

[5]۔صرف اسی عمل کی بنا پر یہ شخص کافر قرار دیا جائے گا دیگر (کفریہ) اعمال کی طرح اس میں استحلال (حلال سمجھنا) کی شرط نہیں اس بارے میں استحلال کی قید لگانے والا بدترین غلطی کا مرتکب ہے جس طرح کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب (الصارم المسلول، ج:3، ص:960) میں قاضی ابو یعلی حنبلی کا تعاقب کرتے ہوئے فرمایا ہے (دیکھئے مجموع الفتاویٰ للشیخ ابن عثیمین، ج:2، ص:154،155)

	(مجموع الفتاویٰ ، ج:7، ص:302) ذم الکلام للھروی ،ج:2،ص:393)(اس مسئلہ پر ذم الکلام بڑی اہم کتاب ہے۔)	
12۔ تحکیم بغیر ماانزل اللہ کفر ہے اور جب یہ علمی ہو (اعتقادی نہ ہو) تو کفر اصغر ہوتی ہے جو دین سے خارج نہیں کرتی (اور یہ فسق کے ہم معنی ہوتی ہے) اور بسا اوقات یہ تحکیم کفر اکبر ہوتی ہے جو بندہ کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتی ہے جب وہ اس کے حلال ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو۔[6] (دیکھئے التحذیر من فتنۃ التکفیر و السلسلۃ الصحیحہ ، ج: 7،ص:134)	جو تحکیم بغیر ماانزل اللہ اعتقادی طور پر حلال سمجھتے ہوئے کرتا ہے وہ کفر اکبر کا مرتکب ہے اور جو بغیر حلال سمجھنے کے یہ کام کرتا ہے تو یہ کفر اصغر ہوگا جو فسق کے ہم معنی ہے۔ (مجموع الفتاویٰ ، ج:7،ص:313 و کتاب الصلاۃ لابن قیم ، ص:53،54)	تحکیم بغیر ما انزل اللہ ایمان کو کمزور کرنے میں کچھ بھی تاثیر نہیں رکھتی تحکیم کا مرتکب کسی بھی قسم کے کفر میں واقع نہیں ہوتا کیونکہ وہ کامل الایمان ہے، جو نہ کم ہوتا ہے نہ ہی زیادہ ہوتا ہے۔ (مجموع الفتاویٰ، ج:7، ص:364،363، ج:12، ص:471)
13۔ کافر وہی ہوگا جس کو اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کافر قرار دیں۔ (شھادتین) توحید و رسالت کی گواہی کا ترک یا قولا، فعلا یا اعتقاداً، اس کی مخالفت کے سوا کوئی عمل ایسا نہیں جس کی بناپر کسی کو حتمی طور پر مرتد قرار دیا جاسکے۔	جو آدمی اعمال کا تارک ہو لیکن کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہو تو علماء اس کے کلمہ اور قلبی ایمان کے وجود کی بناپر اس کو کافر قرار نہیں دیتے اور یہ اہل علم ولما ایل السنہ والجماعۃ میں شامل ہیں، مرجئہ نہیں۔ (مجموع الفتاویٰ ، ج: 7،ص:424،423، ج: 11، ص:137) (مجلّہ الفرقان (عدد 94) لقاء الشیخ ابن باز)	کفر صرف باطن (دل) میں ہوتا ہے کیونکہ عمل ایمان سے خارج ہے ،لہٰذا اعمال سے کفر واقع نہیں ہوتا۔ (مجموع الفتاویٰ، ج:7، ص:560)

[6]۔اس کے معتبر ہونے کے لئے متدین و متبحر فی العلم علماء کے ہاں جو راجح قرائن ہیں وہی کافی ہیں جیسا کہ شیخ البانی نے التحذیر کے حاشیہ میں وضاحت کی ہے۔

(السلسلۃ الصحیحہ ،ج:1،ص:213، حکم تارک الصلاۃ لابن القیم، ص: 53،54) آخر میں شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : اہل السنۃ و الجماعۃ اور مرجئہ میں یہ اختلاف محض لفظی نہیں بلکہ حقیقی ہے۔ (العقیدۃ الطحاویہ یہ شرح و تعلق، ص: 62،63)	مجموعی یا انفرادی اعمال پر گفتگو بے مقصد اور بے فائدہ ہے۔ (الاسنۃ القطریہ للشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ) شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور امام ابن ابی العز الحنفی اور امام ذہبی وغیرہم اہل علم کے نزدیک راجح بات یہ ہے کہ یہ اختلاف لفظی ہے۔ (شرح العقیدۃ الطحاویۃ ،ص:333، مجموع الفتاویٰ ، ج:7، ص:395،297) سیر اعلام النبلاء، ج: 9، ص:436)	